گلدستۂ نقابت

از

مولانا شبیر عالم مصباحی

اسلامک پبلشر
۲۴۷- گلی سروطے والی مٹیا محل جامع مسجد دہلی ٦
Ph:(011)23284316, Fax: 23284582

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب .... گلدستۂ نقابت

مؤلف .... مولانا بشیر عالم مصباحی

ناشر .... اسلامک پبلشر دہلی فون: 23284316

قیمت .... ۲۵ روپے

صفحات ۶۴

سن اشاعت .... ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۰۰۵ء

ملنے کا پتہ

★ عرشی ساری سینٹر
پتھر گٹی منڈی، نیر عالم روڈ، حیدر آباد

★ تاج بک ڈپو، ناگپور
جامع مسجد محمد علی روڈ، مومن پورہ، ناگپور

★ بابا فریدیہ بکڈپو
تالاب کھٹیکاں جموں

★ فریدیہ بکڈپو جموں
تالاب کھٹیکاں جموں

★ شیخ عثمان اینڈ سنس
مدینہ چوک، کاو کدل سرینگر، کشمیر

★ المجمع الاسلامی
ملت نگر مبارک پور، اعظم گڑھ

اسلامک پبلشر
۴۴۷، گلی سروتے والی مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔۶
فون: ۲۳۲۸۴۳۱۶ فیکس: [illegible]

ISLAMIC PUBLISHER
447, GALI SAROTEY WALI
MATIA MAHAL JAMA MASJID DELHI-6
PH: 23284316 FAX: [illegible]

انتساب

آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تری
گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

علم وحکمت اور تعلیم وتربیت کی قابل افتخار درس گاہ

"الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور"

کے نام

جو عالمی سطح پر اہل سنت وجماعت کا باوقار دینی، علمی اور فکری نمائندہ وترجمان ہے

---------- اور ----------

دادا جان مولوی ملک فدا حسین قادری علیہ الرحمہ کے نام جن کی وصیت کے مطابق والدین کریمین نے مجھے خدمت علم دین کے لیے وقف کر دیا اور ان کی دعاے سحر گاہی نے مجھے کسی لائق بنایا

یارب قبول کر لے شاذی کی یہ دعا ہے
گلدستۂ نقابت تیری ہی اک عطا ہے

محمد شبیر عالم مصباحی

دعائیہ کلمات

از

قائد ملت مبلغ اسلام حضرت علامہ الحاج محمد نعمت حسین صاحب قبلہ حبیبی

خطیب و امام الیٹ بیکر ہاسٹل مسجد کلکتہ ۱۶

عزیزم مولینا محمد شبیر عالم مصباحی جو جامعہ اشرفیہ مبارکپور سے فراغت کے بعد الجامعة الاسلامیہ اشرفیہ مبارکپور میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں ان کی زیر نظر تالیف "گلدستۂ نقابت" میں بھی تربیتی جذبہ غالب ہے اور یقیناً یہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کا فیضان کرم اور حضور مجاہد ملت علیہ الرحمہ کی توجہات خصوصی کا صدقہ ہے

اللہ تبارک و تعالیٰ عزیز موصوف کے زور قلم میں مزید توانائی عطا فرمائے

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

محمد نعمت حسین حبیبی

الیٹ بیکر ہاسٹل مسجد کلکتہ ۱۶

۱۲ر ربیع النور ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۵ر جون ۲۰۰۰ء

ہدایات برائے طلبہ

از

مخزن خیر و برکت، رئیس التحریر حضرت علامہ الحاج **محمد احمد مصباحی** صاحب قبلہ

صدر المدرسین الجامعة الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی

۱۔ دیئے گئے الفاظ پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ اس سے صرف انداز بیان سیکھیں اور شخصیت و موقع کی مناسبت سے اچھے القاب و کلمات خود بنالیں۔

۲۔ اگر یاد کرنا ضروری ہو تو اپنی طبیعت کے مطابق اشعار اور جملوں کو منتخب فرمالیں مگر مناسب موقع پر ہی استعمال کریں۔

۳۔ وقت کم ہو، افراد زیادہ ہوں تو جامع اور مختصر تعارف سے کام لیں خصوصاً بارہ، ایک بجے شب میں زیادہ سے زیادہ اختصار ملحوظ رکھیں۔

۴۔ تعریفات و القاب میں اس بات کا خصوصی خیال رکھیں کہ جیسی شخصیت ہو ویسی ہی تعریف و توصیف ہو۔

۵۔ کتاب میں بعض القاب و تعارف بہت اہم اور بزرگ شخصیات ہی کو مد نظر رکھ کر لکھے گئے ہیں، ایسا نہ ہو کہ وہ ان لوگوں کے لیے آپ استعمال کر ڈالیں جن پر منطبق نہ ہوں اور تضحیک کا سبب بن جائیں۔

۶۔ حتی الامکان ایسی کوئی بات نہ بولیں جو شخصیت یا تقریر سے میل نہ کھائے اور مدح کے بجائے ذم کے درجے میں قرار پائے۔ کہا گیا ہے :

مَنْ مَدَحَكَ بِمَالَيْسَ فِيْكَ فَقَدْ ذَمَّكَ.

ترجمہ : جس نے تیری تعریف ایسی چیز سے کی جو تجھ میں نہیں ہے تو بلا شبہ اس نے تیری مذمت کی۔

۷۔ جلسہ کی کاروائی دیئے گئے وقت کے مطابق جلد سے جلد شروع کریں۔۔۔اور "آیئے تشریف لایئے" جیسے جملوں کی تکرار میں وقت برباد نہ کریں۔

سامعین اس کے منتظر رہتے ہیں کہ جلسہ شروع ہو جائے یا خصوصی نعت خواں یا مقرر کی باری آجائے تو چلیں۔ اس لیے آپ سامعین کا انتظار کرنے کے بجائے تلاوت قرآن پاک اور حمد ونعت سے فوراً آغاز کرادیں اور خصوصی مقرر و نعت خواں حضرات کو سامعین تک جلد سے جلد پہنچانے کی کوشش کریں۔ اسی میں وقت کا تحفظ ہے اور جلسے کی کامیابی بھی۔

۸۔ اس بات کی بھر پور کوشش ہو کہ مناسب وقت پر جلسہ کا آغاز واختتام ہو اور نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوئی خلل ہر گز نہ ہو۔

زیر نظر کتاب کے بعض صفحات میں نے دیکھے۔ اس میں مولانا **محمد شبیر عالم مصباحی** نے نظامت اجلاس کے انداز اور طریق کار سے روشناس کرانے کی پوری کوشش کی ہے۔ خدا کرے ان کی یہ کاوش بار آور ہو اور طلبہ اس سے بخوبی استفادہ کر کے اس فن میں بھی کامیابی حاصل کریں۔ وھوالمستعان وعلیه التکلان

محمد احمد مصباحی

محمد احمد مصباحی

۱۸ر صفر ۱۴۲۱ھ / ۲۳ر مئی ۲۰۰۰ء

نحمده و نصلي و نسلم على رسوله الكريم

اما بعد! فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ. (پارہ ۳۰ ع ۱۸)

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِكَتَه يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا. (پ ۲۲ ع ۴)

ترجمہ : بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه و بارك وسلم

آج بزمِ مصطفی ہے سب کو آنا چاہیے
عاشقانِ مصطفی تشریف لانا چاہیے

کہاں ہو غوث و خواجہ کے او دیوانو ادھر آؤ
کہ ذکرِ سرورِ عالم کا جلسہ ہونے والا ہے

آؤ خوابیدہ مقدر کو جگایا جائے
حکم آقا پہ عمل کر کے دکھایا جائے

پرچم دین نبی آئے نظر چاروں طرف
اس طرح پرچم اسلام اٹھایا جائے

رحمت و نور کی برسات جہاں ہوتی ہو
بس وہیں چل کے شب وروز نہایا جائے

اورآج اس نورانی محفل کو دیکھتے ہوئے میں کہوں گا۔

رحمت و نور کی برسات یہیں ہوئی ہے
آج شب بھر یہیں آکر کے گزارا جائے

---------------اور---------------

نہ مے کا ذکر نہ پینے کی بات کرتے ہیں
ہم اہل دل ہیں مدینے کی بات کرتے ہیں

ابھی نہ چھیڑ صبا سنبل و گلاب کی بات
ابھی نبی کے پسینے کی بات کرتے ہیں

باوقار سامعین کرام! ہم اپنا سارا وقت کسی نہ کسی مصروفیت میں صرف کردیتے ہیں لیکن ہمارا سب سے قیمتی وقت وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی یاد میں گزر جائے اس لئے کہ ذکرِ الٰہی زندگی ہے اور ذکرِ الٰہی سے غافل رہنا موت ہے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَایَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ.

ترجمہ: اس کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا ہے زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۶)

بے پناہ فضل واحسان ہے رب ذوالجلال کا کہ آج کی شب ہم ایک ایسی

نورانی و عرفانی بزم میں حاضری کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جس محفل کے متعلق نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جہاں ذکر الٰہی ہوتا ہے وہاں صرف انسان ہی نہیں بلکہ اللہ کے مقدس فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں اور اپنے نورانی پروں سے اہل محفل کو ڈھانپ لیا کرتے ہیں..... جب فرشتے خدا کی بارگاہ میں حاضری دیتے ہیں اور اس مجلس کا تذکرہ کرتے ہیں تو پروردگار عالم حاضرین مجلس کی مغفرت کا وعدہ فرماتا ہے

معلوم ہوا کہ یہ نورانی محفل رب تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی کا سبب اور ہمارے لیے ذریعہ نجات ہے غایت کرم ہے پروردگار عالم کا... بیٹھتے ہیں ہم فرش زمین پر اور ہمارا تذکرہ ہوتا ہے عرش بریں پر...... اس کی تائید قرآن مقدس کی اس آیت کریمہ سے بھی ہورہی ہے۔

فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْالِیْ وَلَاتَکْفُرُوْنَ (پ۲ع۲)

ترجمہ: تم مجھے یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

اس کی مزید وضاحت کے لیے سرکار کی یہ حدیث قدسی کافی ہے:

"اگر بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو ایسے ہی یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں"۔

اور پھر سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میلاد پاک منانا، جلسہ و

جلوس کی شکل میں ان کی سیرت بیان کرنا یقیناً مستحب اور باعث خیر وبرکت ہے۔

امام قسطلانی شارح بخاری فرماتے ہیں کہ جب دشمن رسول ابولہب نے سرکار دوعالم ﷺ کی جلوہ گری کی خبر کو سنا کہ آج خانہ کعبہ کے متولی اور سردار قریش حضرت عبدالمطلب کے گھر محمد ﷺ بن عبداللہ پیدا ہوئے ہیں تو خوشی میں خبر لانے والی اپنی لونڈی ثوبیہ کو آزاد کر دیا۔۔۔ اس کے بعد زندگی بھر پیغمبر اعظم اور مذہب اسلام کا دشمن بنا رہا حتی کہ کفر ہی پر اس کا خاتمہ بھی ہوا اس کے باوجود وہ ابدی جہنمی ان انگلیوں سے سیراب ہوتا ہے جس سے اشارہ کر کے ثوبیہ کو آزاد کیا تھا۔

تو جب دشمن رسول آپ کی ذات بابرکات سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے تو عاشق رسول سرکار کے فیضان سے کیسے محروم رہ سکتا ہے۔

جب بھی میرے آقا کو سائل نے پکارا ہے
آواز یہ آئی ہے، یہ شخص ہمارا ہے
وہ نعمت شاہی کو خاطر میں نہیں لاتا
جس کا شہ والا کے ٹکڑوں پہ گزارا ہے
یوں تو میرے عصیاں کی ہے فہرست بڑی لیکن
سرکار دوعالم کی رحمت کا سہارا ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی محفلوں میں حاضر ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور آج کی اس محفل کو ہم سب کے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

کتنی پر نور ہے پر کیف فضا آج کی رات
چھائی ہر سمت ہے رحمت کی گھٹا آج کی رات
بخش دے تو شب معراج کے صدقے مولیٰ
ہے یہ فرحت کی فقط ایک دعا آج کی رات

محترم سامعین کرام!

آج اس عظیم الشان اجلاس اور تاریخ ساز کانفرنس میں شرکت کرنے والوں میں غربائے امت بھی ہیں روسائے شہر بھی 'اہل علم وبصیرت بھی ہیں ارباب تصنیف وتالیف بھی' ارباب سیاست بھی ہیں شہرت یافتہ اہل صحافت بھی کالج کے پروفیسر بھی ہیں یونیورسٹی کے لکچرار بھی۔

اور زینت اسٹیج ہونے کے لیے اگر ایک طرف علمائے کرام ومشائخ عظام کی نورانی جماعت موجود ہے تو دوسری طرف خطباو شعرا کا حسین امتزاج بھی، اگر ایک طرف گلاب کی خوشبو محسوس کریں گے تو دوسری طرف یاسمین کی مہک بھی، اگر ایک طرف چمن کی دلکشی دیکھیں گے تو دوسری جانب گلوں کی تازگی بھی، اگر ایک طرف جوہی وچنبیلی کی چمک دیکھیں گے تو دوسری طرف گل داؤدی کے دلکش باغ وبہار بھی، اگر ایک طرف فضاؤں کی رعنائی دیکھیں گے تو دوسری طرف ہواؤں کی نغمگی بھی..... اب بلا تاخیر محفل کی شروعات اللہ کے اس مقدس کلام سے کیا جارہا ہے جو لوگوں کی ہدایت کے لیے آیا ہے اگر اس کا پڑھنا پڑھانا عبادت ہے تو سننا سنانا بھی عبادت ہے حد تو یہ ہے کہ اس کا دیکھنا اور آنکھوں سے لگانا بھی عبادت ہے۔ کسی شاعر نے یوں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

شرافت صداقت دیانت ہیں موتی
یہ موتی ہمیشہ لٹاتا ہے قرآں

جہالت کا نقشہ مٹاکر دلوں سے
ہدایت کا رستہ چلاتا ہے قرآں

مبارک ہو احباب اس کی تلاوت
کہ رحمت کا دریا بہاتا ہے قرآں

محفل کی ابتدا ہے قرآن مجید سے
رحمت کے پھول برسیں گے ذکر سعید سے

آغاز بزم کے لیے ایک ایسے قاری قرآن کو آواز دے رہا ہوں جن کی آواز میں کشش بھی ہے اور لحن داؤدی بھی۔۔۔ میں قاری قرآن جناب۔۔۔۔ صاحب سے عرض کروں گا۔

سناؤ نغمہ قرآں کہ ہم بیدار ہوجائیں
اندھیروں سے نکل کر صاحب انوار ہوجائیں

------نعت شریف------

تشنگی جم گئی پتھر کی طرح ہونٹوں پر
ڈوب کر بھی ترے دریا سے میں پیاسا نکلا

سبحان اللہ، سبحان اللہ۔۔۔ تلاوت کلام پاک سے ایک کیف اور سماں پیدا ہوگیا ہے اگر ایک طرف مودبانہ سناٹا چھا گیا ہے تو دوسری طرف ایمان افروز خاموشی کا پہرہ ہے اور کیوں نہ ہو؟ رب تبارک و تعالیٰ نے قرآن مقدس کو سن کر خاموش رہنے کا حکم بھی فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ.(پ۹)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم ہو

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ.(پ۲۸ ع ۵)

ترجمہ: اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے۔

مگر یہ قرآن اور صاحب قرآن کا اعجاز ہے کہ جس کلام پاک کو جبل متحکم بھی اپنے دامن میں سمیٹ نہ سکا، اس کو حامل قرآن کے صدقے میں ان کی امت کے چھوٹے چھوٹے بچوں نے اپنے سینوں میں محفوظ کرلیا ہے جبھی تو شاعر کہتا ہے:

پریسوں کی مشینوں کی ندیم ہم کو ضرورت کیا
کہ جب سینوں میں بچوں کے ہمارے تیس پارے ہیں
یہ بچے ہیں مگر اسلام کی آنکھوں کے تارے ہیں
یہ بچے حافظ قرآں رسول اللہ کے پیارے ہیں

یقیناً آج شاعر کے اس قول پر عمل کرنے کی ضرورت ہے:

صحرا میں جنگلوں میں بیابان میں پڑھو
مینار گر پڑے ہیں تو میدان میں پڑھو
یہ بے خبر نجومی تمہیں کیا بتائیں گے
کل ہونے والا کیا ہے یہ قرآن میں پڑھو

حضرات محترم! اب ذکر نبی بھی چاہیے ذکر خدا کے بعد۔۔اس لئے کہ

ایک نور ہمارا قرآن ہے ایک نور ہمارے آقا ہیں
دونوں ہو جس کے سینے میں اس قوم کی عظمت کیا کہئے

لہذا اب نعتِ شہ ابرار کی طرف رخ کیا جائے۔۔ کیوں کہ

ہر ایک سمت گناہوں کا گھپ اندھیرا ہے
کچھ انتظام کریں مل کے روشنی کے لیے
سجاؤ شوق سے ذکر رسول کی محفل
کہ یہ چراغ ہے مرقد کی روشنی کے لیے

اب میں ایک ایسے شاعر خوش گلو کو آواز دوں گا جن کی نعتیہ شاعری میں جذبوں کی سچائی اور فکر کی گہرائی ہے جن کی آواز میں کوئل کی کوک، بلبل کی چہک، پھولوں کی مہک، اور آبشاروں کا ترنم ہے ان سے میری مراد بلبل باغ مدینہ شاعر اہل سنت جناب۔۔۔ صاحب قبلہ سے ہے میں موصوف سے گزارش کروں گا۔

عشق نبی میں جھوم کر نعتیں سنائیے
ہم رند کو شراب محبت پلائیے
اتنا پلائیے کہ بجھ جائے تشنگی
اے بلبل مدینہ تشریف لائیے

-----نعت شریف-----

گنگناتا ہوا یہ کون چمن سے گزرا
ہر کلی مائل گفتار نظر آتی ہے

روش روش نغمہ طرب ہے
چمن چمن جشن رنگ و بو ہے
طیور شاخوں پہ ہیں غزل خواں
کلی کلی گن گنا رہی ہے

بلبل باغ مدینہ چہک رہے تھے تو یوں محسوس ہو رہا تھا گویا گنبد خضریٰ نگاہوں کے سامنے ہے موصوف نے اپنی دلکش اور مترنم آواز سے محفل کو گل گلزار بنا دیا ہے۔

حضرات محترم !نعتیہ شاعری کوئی آسان کام نہیں نعتیہ شاعری کے لیے ریاضت نہیں بلکہ عبادت کی ضرورت ہوتی ہے اس میدان میں شاعر فنکار نہیں بلکہ غلام احمد مختار بن کر آتا ہے۔

اس شہر میں بک جاتے ہیں خود آ کے خریدار
یہ مصر کا بازار نہیں کوئے نبی ہے

یہ وہ مقام ہے جہاں الفاظ کے دامن تنگ نظر آتے ہیں اور کہنے والے بس...... اسی پر بس کرتے ہیں۔

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اب آئیے باہر سے آئے ہوئے ایک مہمان شاعر کی طرف رجوع کریں جو اپنے مذہب و مسلک کے صحیح ترجمان ہیں جن کی شہرت کا ڈنکا آج پورے ہندوستان میں بج رہا ہے۔ان سے میری مراد شہنشاہ ترنم جناب...... سے ہے میں موصوف سے عرض کروں گا۔

دیوانگیٔ شوق میں وہ نغمہ کر بلند
ایک روح دوڑ جائے رگ کائنات میں
لے کر حریم حسن میں آ وہ جنون شوق
سر تا قدم جو غرق ہو نورِ حیات میں
تاریکیوں میں عزم پر انوار لے کے آ
آزندگی کی دولت بیدار لے کے آ
شعر و سخن کو جس سے نیا بانکپن ملے
ایسا حسین لہجۂ گفتار لے کے آ

آیئے اپنے آئے ہوئے مہمان کا استقبال نعرۂ تکبیر و نعرۂ رسالت سے کریں
نعرۂ تکبیر، نعرۂ رسالت، جلسہ عید میلاد النبی، مسلک اہل سنت، نعرۂ تکبیر

-----------تقریر-----------

کتنی اچھی کتنی پیاری مدھ بھری آواز ہے
دل کو جو اپنا بنالے وہ حسیں انداز ہے
تخت دیتے ہیں تاج دیتے ہیں
جو بھی ہو احتیاج دیتے ہیں
جن وانساں کو رحمتِ عالم
بندگی کا مزاج دیتے ہیں
نبی کی نعت گوئی بڑا زاد آخرت بھی ہے
یقیناً اس سے بہتر کوئی ساماں ہو نہیں سکتا

کوئی انسان اس دم تک مسلماں ہو نہیں سکتا
نبی کے نام پر جو دل سے قرباں ہو نہیں سکتا

باوقار سامعین کرام! شاعر اہل سنت کے اشعار کو سن کر آپ محسوس کر رہے ہوں گے کہ موصوف کی نعتیہ شاعری میں مکتب کی کرامت کم اور بزرگوں کا فیضانِ نظر زیادہ ہے ان کی شاعری اور دلکش ترنم میں روضۂ رسول ﷺ کے دیدار کی تڑپ ہے گویا موصوف زبان حال سے یہ کہہ رہے تھے۔

ناؤ میری ڈوبتی ہے اور نظر بے نور ہے
ایک مسافر ہے حرم کا جو تھکن سے چور ہے
چند سانسیں لور باقی ہیں ذرا جلدی کرو
قافلے والو مدینہ لور کتنی دور ہے

شاعر خوش کلام جب نعت پڑھ رہے تھے تو طبیعت یہی چاہ رہی تھی..... کہ

اے وقت ٹھہر جا کہ ذرا اور بھی سن لیں
لمحے یہ بار بار میسر نہیں ہوتے

سامعین کرام کی بھی یہی خواہش تھی کہ موصوف سناتے جائیں اور ہم سنتے رہیں......انشاءاللہ.... وہ پھر حاضر خدمت ہوں گے

اب آیئے نظم سے نثر کی طرف چلتے ہوئے ایک ایسے شعلہ بار خطیب کی بارگاہ میں عریضہ پیش کیا جائے جو اپنی تقریر سے امت مسلمہ کے نوجوانوں میں عزم و حوصلہ، فکر و نظر، جوش و عقل اور شوقِ علم کا جذبہ بیکراں بھر دیتے ہیں

قرآن وحدیث کا درس دے کر فتح وکامرانی کا سامان مہیا کردیتے ہیں اسلام پر کیے
گئے شبہات کا ازالہ اتنی خوش اسلوبی سے کرتے ہیں کہ معترضین دم بخود رہ جاتے
ہیں ٹھوس دلائل، مضبوط شواہد اور فکر انگیز استدلال سے ہر طرف فکر وفن
کے غنچہ وگل کھل اٹھتے ہیں ۔آپ کے متعلق یہ کہنا بجا ہوگا

خطابت کی دنیا پہ ہے حکمرانی
دلوں کو جگاتی ہے سحرالبیانی

فدا ان کی تقریر پہ ہے یقیناً
گلوں کا تبسم کلی کی جوانی

میں خطیب اہل سنت، حضرت مولانا..... صاحب سے گزارش کروں گا

لے کے گلزار طیبہ کے گل کی مہک
غنچۂ باغ خطابت چلے آیئے
لے کے جام خطابت کی سر مستیاں
واعظ اہل سنت چلے آیئے

آیئے کرلیں سواگت نعرۂ تکبیر سے
لرزہ بر اندام ہے باطل اسی شمشیر سے

نعرۂ تکبیر، نعرۂ رسالت، جلسۂ عید میلاد النبی، نعرۂ تکبیر۔

---------------نعت شریف---------------

بلاغت جھومتی ہے ان کے انداز تکلم پر
لب اعجاز پر ان کے فصاحت ناز کرتی ہے

خطیب اہل سنت تقریر کیا فرما رہے تھے گویا فصاحت وبلاغت کے
جوہر لٹا رہے تھے اور قوم کے شاہین صفت نوجوانوں کو فکر وفن کے بال و
پر عطا کر کے آفاقی قوت پرواز عطا کر رہے تھے ساتھ ہی ساتھ عالم اسلام
کو یہ درس بھی دے رہے تھے۔

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں نامِ محمد سے اجالا کر دے

مسلمانو سمٹ کر دین کے مرکز پہ آجاؤ
ابھی قدرت کو تم سے خدمت اسلام لینا ہے
سبق پڑھ پھر صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تم سے کام دنیا کی امامت کا

اب آیئے ذرا ماحول کو تبدیل کریں۔۔۔۔۔۔۔اس لیئے کہ

حسن لٹاتی رات چلی ہے تاروں کی بارات چلی ہے
جھوم رہے ہیں عرش پہ جلوے میرے نبی کی بات چلی ہے

جناب اشہر مبارکپوری نے ایسے ہی حسین موقع کے لئے کہا ہے۔

نبی کے نام کا نعرہ لگا لیا جائے
اسی سے بزم کو نوری بنا لیا جائے
نبی ہیں مالک جنت خدا کے بھی محبوب
انھیں کو اپنا وسیلہ بنا لیا جائے

لہذا اب ایک ایسے نوجوان شاعر کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جنھیں

موسم بہار کی طرح چھا جاتا آتا ہے اور گھٹا بن کر بادلوں کی طرح برستا بھی، میں مداحِ رسول 'باغِ طیبہ کے پھول جناب۔۔۔۔۔ صاحب سے عرض کروں گا۔

گلوں میں رنگ بھرے باد نو بہار چلے
چلے بھی آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے

نہ دولت، نہ عظمت، نہ شہرت کی باتیں
سناؤ ہمیں بس مدینے کی باتیں

-----------تقریر-----------

خدا ہے ذاکر میرے نبی کا
کبھی نہ یہ ذکر ختم ہوگا

ازل سے میرے نبی کی محفل
سجی ہوئی ہے سجی رہے گی

طوطیٔ مدینہ کے والہانہ انداز میں ہدیہ نعت کو سن کر جہاں دیوانگانِ عشقِ رسالت جھوم رہے تھے وہیں موصوف کی شیریں اور دلوں میں اتر جانے والی آواز سے مستفیض بھی ہو رہے تھے۔ شاعر خوش کلام نے کیا حسین پیغام دیا ہے... کہ

جامِ وحدت کے طلبگار مدینے چلیے
بانٹتے ہیں شہ ابرار مدینے چلیے

ایسے داتا ہیں کہ دے دیتے ہیں بن مانگے بھی
آپ ہوں لاکھ خطا کار مدینے چلیے

تھام لو دامنِ محبوب خدا کا دامن
ہے زمانہ پئے آزار مدینے چلیے

اپنے اعمال کی اشفاق سیاہی مت دیکھ
جب ہے "جاؤک" مددگار مدینے چلیے

اب آیئے آپ کے سامنے ایک ایسے خطیب کو پیش کر رہا ہوں جو بہترین خطیب بھی ہیں اور باکمال ادیب بھی، جن کی تقریر سلاست و شگفتگی اور متانت و سنجیدگی سے پُر ہوا کرتی ہے جن کی گفتگو قرآن و حدیث اور اقوالِ سلفِ صالحین کی روشنی میں ہوا کرتی ہے۔

میری مراد خطیب ذیشان، فصیح اللسان، ساحر البیان، فاضل نوجوان حضرت مولانا........ صاحب قبلہ سے ہے میں موصوف سے گزارش کروں گا

اللہ کا پیغام زمانے کو سنادو
غفلت میں پڑے سوئے ہیں جو ان کو جگا دو
گر چاہو تو اسلام کے پرچم کو اٹھا کر
تم قطرۂ شبنم کو بھی ایک دریا بنادو

آیئے حضرت کا استقبال نعرۂ تکبیر و نعرۂ رسالت سے کریں۔

-----------نعت شریف-----------

اللہ رے موصوف کی رنگین بیانی
ہر لفظ ہے گلدستۂ گلزار معانی
ٹھہرے ہوئے لہجہ میں ہے گنگا کی روانی
الفاظ کی بندش میں ہے جمنا کی جوانی
الفاظ کی آمد کا یہ عالم تھا کہ جیسے
ساون کے مہینے میں برستا ہوا پانی

خطیب باکمال تاریخ کے اوراق سے مرد مومن کی شان و شوکت،
اس کی عظمت و رفعت اور مجاہدین اسلام کے عزم و استقلال کو بیان کرتے ہوئے
یہ بتا رہے تھے۔

صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا ہم نے
نوعِ انساں کو غلامی سے چھڑایا ہم نے
دشت تو دشت ہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

مگر افسوس ہم محبوب رب العالمین کی محبوب امت تو ہیں مگر سیرت
رسول کو اپناتے نظر نہیں آتے، غلام رسول ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر
اخلاقِ رسول سے درس عبرت حاصل نہیں کرتے.... آج تو ہماری حالت اسقدر
ناگفتنی ہو چکی ہے کہ غیروں کی معاشرت، وضع قطع، لباس میں ڈوب گئے ہیں۔
قرآن کو بجائے زینت سینہ بنانے کے زینت طاق بنا دیا ہے مسجدوں کو
ویران کیا ہے تو سینما گھروں کو آباد کیا ہے.... صرف سینما گھروں کو آباد نہیں کیا
ہے بلکہ اپنے اپنے گھروں کو سینما ہال بنا رکھا ہے انھیں حالات سے متاثر
ہو کر نباض قوم شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے فرمایا ہے:

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود
قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمد کا تمہیں پاس نہیں

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ کہ مسلمان بھی ہو

پھر بھی دل برداشتہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے ناامید ہونے کی بھی
ضرورت نہیں ہے رب ذوالجلال کا اعلان عام ہے:
لَاتَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ۔ (پ ۲۴) اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔

نہ ہو مایوس اے اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی
نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا
کہ صبح و شام بدلتی ہیں ان کی تقدیریں
کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم
جہاد زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں
آج بھی ہو جو براہیم سا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

اب آیئے نعت نبی ﷺ سے محفل کو جگمگانے کے لیے ایک ایسے ادیبِ
باکمال شاعر کو آواز دیں جن کی ایمان افروز نعتوں کا شہرہ آج پورے ہندوستان میں
ہے جن کی حاضری محفل کی کامیابی کی ضمانت ہوا کرتی ہے جن کی روح پرور نعت
سن کر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

میں شہنشاہ ترنم عالی جناب۔۔۔ صاحب قبلہ کی بارگاہ میں عرض کروں گا

فضائے شوق بہت خوشگوار ہے ساقی
نزولِ رحمت پروردگار ہے، ساقی

بیٹھے ہیں بادہ خوار ہاتھوں میں سبو لے کر
چلے بھی آؤ ترا انتظار ہے ساقی

تیرہ و تاریک فضاؤں میں چراغاں کر دو
دشت و صحرا کی زمیں رشکِ گلستاں کر دو

حضرات محترم! آنے والا مہمان شاعر کئی سرحدو سیما کو پار کر کے آرہا ہے لہذا نعرۂ تکبیر و نعرۂ رسالت کے ساتھ اس انداز میں ان کا استقبال کریں کہ ان کی روح جھوم اٹھے۔۔۔۔ نعرۂ تکبیر، نعرۂ رسالت

----------تقریر----------

کسی نے لی رہِ کعبہ کوئی گیا سوئے دیر
پڑے رہے ترے بندے مگر ترے در پر

نہ میرے دل نہ جگر پر نہ دیدۂ تر پر
کرم کریں وہ نشانِ قدم تو پتھر پر

اخیر وقت ہے آسی چلو مدینے کو
نثار ہو کے مریں تربتِ پیمبر پر

----------اور----------

قبر نبی کی جس کو زیارت ہوئی نصیب
اس عبدِ حق پہ رحمت ربِ غفور ہے

ہیں بدرؔ اس کی ناؤ کے سرکار ناخدا
وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِی، قولِ حضور ہے

یہ کون تھا اور کس نے بکھیری تھی مستیاں
ہر ذرہ صحنِ باغ کا ساغر بدوش ہے

بلبلِ باغِ رسالت اپنی مترنم آواز سے جہاں حضرتِ حسان اور کلام الامام امام الکلام کی یاد تازہ کر رہے تھے وہیں سامعین کے دلوں میں عشق رسالت کا چراغ بھی روشن کر رہے تھے اور زبان حال و قال سے یہ بتا رہے تھے۔

کیف میں ڈوبا ہوا ہے ذرہ ذرہ زیست کا
کتنا افضل ہے رسولِ ہاشمی کا تذکرہ

محفلوں میں جب کبھی ہوتی ہیں باتیں خلد کی
ہم کیا کرتے ہیں طیبہ کی گلی کا تذکرہ

حضرات محترم!...اب جگر تھام کے بیٹھیں کیوں کہ اب میں ایک ایسے فن کار ادیب اور شعلوں کو ہوا دینے والے بے باک خطیب کو پیش کرنے جا رہا ہوں جن کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ بنگال کی کھاڑی سے لے کر کشمیر کی کنیا کماری تک جن کی شہرت کا ڈنکا بج رہا ہے جن کے فلسفیانہ خطاب کی شہرت پورے شہر میں بوئے گل کی طرح پھیل جاتی ہے۔ سحر انگیز خطاب سے اگر خون میں تازگی اور روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے تو ساتھ ہی ساتھ جہالت کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں۔ موصوف کی تقریر اگر عاشقانِ مصطفیٰ کے لیے سراپا تنویر ہوتی ہے تو دشمنانِ مصطفیٰ کے لیے برہنہ شمشیر ہوا کرتی ہے۔ یہ کہنا بجا ہو گا

ان کی تقریر طبع یار کو بے چین کرتی ہے
سب یہ ہے وہی کہتے ہیں جو دل پر گزرتی ہے
کبھی شعلہ کبھی شبنم، حسین تقریر ہوتی ہے
نبی کے باغیوں کے واسطے شمشیر ہوتی ہے

میں بڑے ادب کے ساتھ شیریں بیان مقرر، گہربار خطیب، اہل سنت کے نقیب فاضلِ جلیل عالم نبیل حضرت مولانا۔۔۔۔ صاحب قبلہ کی بارگاہ میں عرض کروں گا۔

نشیمن پر نشیمن اس طرح تعمیر کرتا جا
کہ بجلی گرتے گرتے آپ خود بیزار ہو جائے
خدا کے واسطے مہر سکوت توڑ بھی دے
تمام شہر تری گفتگو کا پیا سا ہے

آیئے اپنے آئے ہوئے مہمان کا استقبال نعرۂ تکبیر و نعرۂ رسالت سے کریں

------------نعت شریف------------

جو ساقیٔ کوثر کا وفادار نہیں ہے
وہ کوثر و تسنیم کا حقدار نہیں ہے
اے سائلو دوڑو در سرکار سے لے لو
دینے سے انھیں آج بھی انکار نہیں ہے
جنت میں وہی جائے گا روزِ جزا ناظمؔ
سرکار دوعالم کا جو غدار نہیں ہے

حضرات محترم!...... خطیب ذیشان جہاں عقائد حقہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کر کے عاشقانِ رسول کے قلوب کو جلا بخش رہے تھے وہیں شعلہ و برق الٰہی بن کر ایوانِ باطلہ کے فاسد عقیدوں کی دھجیاں بھی بکھیر رہے تھے بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ موصوف مسلکِ اعلیٰ حضرت کی مکمل ترجمانی کر رہے تھے۔۔۔ کہ

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے
حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

حضرات محترم!۔۔۔ آج کچھ لوگ سوال کرتے ہیں یہ مسلکِ اعلیٰ حضرت کیا ہے؟ کیا یہ کوئی نیا مذہب ہے؟ کبھی کہا جاتا ہے یہ تو مسلک اعلیٰ حضرت والے ہیں تو پہلے آپ یہ بخوبی سمجھ لیں مسلکِ اعلیٰ حضرت کوئی نیا طریقہ و راستہ نہیں ہے۔ بریلویوں کا یہ کوئی نیا مذہب نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے چشم و چراغ مرکزِ عقیدت، آبروے سنیت، پیرِ طریقت حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان صاحب ازہری مدظلہ العالی سے جب سعودی حکمراں کے قاضی نے پوچھا تھا۔

لیاآپ بریلوی ہو ؟ توآپ نے برجستہ ارشاد فرمایا :

"اگر بریلوی کوئی نیا مسلک ہے کوئی نیا مذہب ہے توالحمد للہ میں اس سے برأت ظاہر کرتا ہوں۔"

دوستان محترم !۔۔۔ مسلک اعلیٰ حضرت کوئی نیا مسلک نہیں ...... بلکہ مسلک امام اعظم کا سچا علمبردار ہے یہ وہی راستہ اور طریقہ ہے جس کو امام اعظم نے بتایا اور سمجھایا ہے۔۔۔۔۔آج سے سو سال پہلے تک مسلک امام اعظم کہہ دینا ہمارے لیے کافی تھا۔ مگر جب سے انگریز کے ایجنٹوں نے مسلکِ امام اعظم کا لیبل لگا کر مسلمانوں کے درمیان تفریق کرنا شروع کر دیا اعمالِ صالحہ کو شرک قرار دے کر ان کے دین وایمان کو لوٹنا شروع کر دیا اپنے آپ کو حنفی المسلک بتا کر شہر شہر، گلی گلی، کوچہ کوچہ گھوم کر عوام کو گمراہ کرنا شروع کر دیا.... ہم مسلکِ امام اعظم کے ساتھ مسلکِ اعلیٰحضرت بھی کہنے لگے تا کہ عوام اپنوں اور غیروں میں امتیاز پیدا کر سکیں حق پرستوں اور باطل پرستوں میں تفریق پیدا کر سکیں۔ کہ

آج جاہل بھی ہے عالم کا لبادہ اوڑھے
ایسے ملاؤں سے ایمان کو بچائے رکھنا

آج اس بھیانک ماحول میں عقائدِ حقہ کو پختہ کرنے کی ضرورت ہے توحید کا جھوٹا نعرہ لگا کر گلی گلی، کوچہ کوچہ چکر لگانے والوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے کہ جس طرح علم بغیر عمل کے بے کار ہے اسی طرح کوئی بھی عمل ہو بغیر پختہ عقائد کے برباد ہے عمل کی گاڑی کے لیے جوشِ اعتقاد اور جذبہ ایمان کی ضرورت ہے جب یہ دونوں چیزیں حاصل ہو جائیں گی آپ ایمان

وعمل کی بدولت وصالِ حقیقی سے اس قدر صاحب کمال ہو جائیں گے کہ دنیا پکار اٹھے گی

خدا پناہ میں رکھے جلال مومن سے
نگاہ بدلی کہ عالم میں انقلاب ہوا

ہزاروں سلام ہو مجدد دین و ملت کے نام جن کی پاکیزہ تعلیمات نے مسلمانوں کے دلوں میں عشق رسالت کا چراغ روشن کر دیا۔ ہزاروں سلام ہو سرکار اعلیٰ حضرت کے نام جن کے نوکِ قلم نے عقائدِ حقہ پر شب خون مارنے والے چہروں کو بے نقاب کر دیا۔

کلکِ رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں

یہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار آر سے پار ہے

نہ جانے سنیت پر اور کتنی آفتیں آتیں
امام احمد رضا خاں کا اگر پہرہ نہیں ہوتا

کرم ہندی مسلمانوں پہ ہے سارے بزرگوں کا
وقارِ سنیت باقی مگر احمد رضا سے ہے

یا الٰہی مسلکِ احمدرضاخاں زندہ باد
حفظ ناموسِ رسالت کا جو ذمہ دار ہے

ابر رحمت ان کے مرقد پہ گہر باری کرے
حشر تک شانِ کریمی ناز برداری کرے

اب آیئے ایک بار پھر اسی مداح رسول کو پیش کروں جن کی نعتیہ شاعری میں بلبل کی چہک، پھولوں کی مہک، اور غنچوں کی چٹک ساتھ ساتھ ہے آپ کے سامنے وہی ہنستا ہوا چہرہ، وہی مکھڑا وہی ماتھا، وہی نظریں، وہی افسوں، وہی ہونٹوں پہ تبسم، وہی لہجے میں ترنم لئے مائک پر ہر دلعزیز شخصیت شاعر اہل سنت جناب--------صاحب...... میں ان سے گزارش کروں گا۔

چلا وہ تیر جو بہتر تری کمان میں ہے
کسی کی آنکھ میں جادو تری زبان میں ہے

----------تقریر----------

رحمت و نور کے سائے میں سوگئی ہے رات
تجلیات کے موجوں میں کھو گئی ہے رات
بڑے خلوص و محبت سے میری پلکوں میں
تمہارے یاد کی موتی پروگئی ہے رات

پیارے اسلامی بھائیو! بلبلِ باغِ مدینہ اپنی پُرکیف نغمہ سنجی سے ہمارے قلوب کو منور و مجلی کر رہے تھے مگر آپ حضرات گورِ غریباں اور شہرِ خموشاں کا منظر پیش کر رہے تھے۔

یہ بزم مئے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھالے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

حضرات گرامی! شعروشاعری کرنا انتہائی مشکل فن ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

جب فکر کی آتش میں پہروں کوئی جلتا ہے
تب ذہن کے پردوں پر ایک شعر ابھرتا ہے

اور پھر نعت گوئی تو ایک ایسا فن ہے جس میں شانِ الوہیت کی پاسداری اور عظمت رسالت کی طرفداری کا ہر دم خیال رکھنا پڑتا ہے ذرا سی بے احتیاطی، ایمان و عقیدے کو لے ڈوبتی ہے اگر تھوڑی بھی لغزش ہو جائے اور شانِ رسالت میں ادنیٰ سی گستاخی بھی... تو حمد و نعت توشۂ آخرت بننے کے بجائے عاقبت کے بگڑنے کا سبب بن جاتی ہے۔ اس مقام پر عرفیؔ جیسے مشہور و معروف شاعر کو بھی کہنا پڑا ہے۔

"نعت کا میدان طے کرنا گویا تلوار کے دھار پر قدم رکھنا ہے"

مفکر ملت مولانا بدر القادری صاحب نے کیا خوب فرمایا ہے:

حمد کے واجبات لکھتا ہوں
نعت بہر نجات لکھتا ہوں
روشنی میں کتاب و سنت کی
دل پہ اترے وہ بات لکھتا ہوں

بلاشبہ نعتیہ شاعری کی راہ تلوار کی دھار سے زیادہ باریک تر ہے۔ نعت گو کے سامنے جلی حروف میں یہ وارننگ رہتی ہے "باخدا دیوانہ باش و بامحمد ہوشیار" ذرا سی پرواز کی بلندی شانِ الوہیت کی سرحدوں کو چھونے لگتی ہے اور معمولی ذہنی گراوٹ توہینِ رسالت کی مرتکب ہو جاتی ہے اسی لیے نعت گو اپنے اشعار کو مدتوں عشقِ رسالت کی بھٹی میں سینکتے ہیں تب کہیں جاکر کوئی شعر جو م

رسالت میں کسی قدر پیش کرنے کے قابل ہوتا ہے اور آپ ہیں کہ نعتیہ اشعار سن
کر خاموش رہتے ہیں۔

یہ خاموش مزاجی تمہیں جینے نہیں دے گی
اس دور میں جینا ہے تو کہرام مچادو

کیوں نہیں دیتے ہو تم شاعروں کو داد
محفلوں میں خاموشی اچھی نہیں لگتی

بزم سخن میں داد نہ دینا بھی جرم ہے
پینا ہے گر شراب تو لب کھولیئے حضور

لہذا۔۔ زندہ دلی کا ماحول پیدا کریں کہ ہم زندہ ہیں اور زندہ نبی کے ماننے والے ہیں
سبحان اللہ، الحمد للہ کہہ کر مجمع کو بیدار رکھیں جس سے علماء کرام و شعراء
عظام کی حوصلہ افزائی ہوگی اور آپ کے نامۂ اعمال میں ثواب کا اضافہ بھی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ
نے ارشاد فرمایا:

كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ
ثَقِيْلَتَانِ فِى الْمِيْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
(بخاری شریف جلد ۲ ص: اخیر)

ترجمہ: وہ کلمے ہیں جو رحمان کو پیارے ہیں زبان پر ہلکے ہیں میزان میں بھاری
ہیں (وہ) "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ" "سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ" ہے۔

اب آیئے میں ایک ایسی معروف و مشہور شخصیت کو پیش کروں جن کی

زبان سے بکھرے ہوئے الفاظ کے موتی معتبر جرائد و رسائل کی زینت ہوا کرتے
ہیں بگڑے ہوئے معاشرہ کی اصلاح کے لیے موصوف ایسا لائحۂ عمل پیش کرتے
ہیں جس سے عوام و خواص کے اندر عقابی روح بیدار ہو جاتی ہے اور اپنی منزل
پانے کے لئے ایسا ایمانی جذبہ پیدا ہوتا ہے جس کے سامنے راستوں کی رکاوٹیں
خس و خاشاک کی طرح بہتی نظر آتی ہیں۔

لہذا آپ ہمارے ممدوح کی زبان سے نکلنے والے پاکیزہ اور مشکبار کلمات کو
سننے کے لئے ایمانی بیداری کے ساتھ تیار ہو جایئے یقیناً حضرت سنت رسول کی
روشنی میں آپ کو ایسا دستور حیات دینگے جس سے آپ کا دینی و دنیاوی نیز سماجی و
سیاسی سفر آسان ہو جائے گا۔ میں بڑے ادب کے ساتھ میدانِ خطابت کے شہ
سوار، بزمِ سنیت کے علمبردار حضرت علامہ ------- صاحب قبلہ سے
گزارش کروں گا۔

شرابِ عشق نبی ساقیا پلادیں آپ
حیاتِ روح کا رنگیں سبق پڑھا دیں آپ

نہیں ہے فکر انھیں رفعت و بلندی کی
یہ قوم سوئی ہے ان کو ذرا جگا دیں آپ

------- نعت شریف -------

سبحان اللہ، سبحان اللہ، خطیب ذیشان جہاں اپنی بصیرت افروز
تقریر سے امتِ مسلمہ کو تعمیری فکر و بصیرت عطا فرما رہے تھے وہیں قرآن و حدیث
کی روشنی میں عصرِ حاضر کے چیلنج کا جواب بھی دے رہے تھے۔ جہاں اصلاح

معاشرہ کا فریضہ انجام دے رہے تھے وہیں اہل باطل کی ریشہ دوانیوں کی تردید بھی کر رہے تھے جہاں قومِ مسلم کو صلح وآشتی اور امن وسلامتی کا پیغام دے رہے تھے وہیں قوم کے شاہین صفت نوجوانوں کو باطل پرست قوتوں سے ٹکرانے کا حوصلہ بھی بخش رہے تھے۔

محبت کی نظر اہلِ وفا کی شان پیدا کر
بلندی اور پستی میں ذرا پہچان پیدا کر
نہ ہو ماحول سے مایوس، دنیا خود بنا اپنی
نئی کشتی، نئی آندھی، نئے طوفان پیدا کر
مزہ ہے مرنے جینے کا انھیں خطروں کے دامن میں
دلوں میں حوصلے اور حوصلوں میں جان پیدا کر

اب آیئے ایک ایسے شاعر خوش نوا کو پیش کروں جو ہدیۂ نعت پیش کرنا عین سعادت اور توشۂ آخرت سمجھتے ہیں جن کی شیریں اور مٹھاس بھری آواز میں کلیوں کی مسکان ہے آپ کے متعلق یہ کہنا بجا ہوگا۔

اس پیکرِ ناہید کی ہر تان ہے دیپک
شعلہ سا لپک جائے ہے آواز تو دیکھو

میں عندلیبِ گلشنِ رسالت جناب ------- سے گزارش کروں گا کہ

ایک نیاانداز لے کر آؤ بزم ناز میں
ساری محفل جھوم اٹھے بس تری آواز میں

ہم رند ہیں اِک جامِ محبت کا پلادے
اللہ کے محبوب کا دیوانہ بنادے

مائک پر جنابِ----------- صاحب

------- تقریر -------

مقصدوں کے حصول کی یہ محفل ہے
التجا اور قبول کی یہ محفل ہے
ہو رہی ہے نبی کی مدح وثنا
نعتِ شاہ ہدیٰ کی یہ محفل ہے

------ اور ------

شاید حضور دیکھ لیں آج ایک نظر قریب سے
اسی لیے آج صبا بزم میں اہتمام ہے

بلبل باغ مدینہ نے اس قدر والہانہ انداز میں نعت پاک سنایا... کہ محفل کو گلزار بنا کر رکھ دیا۔ اب تو یہی دعا ہے کہ

دن مکہ میں اور رات مدینے میں بسر ہو
رحمت میں ہر ایک عمر کا لمحہ ہو ہمارا
اس شغل سے فرصت نہ ملے ہم کو شب وروز
نعتِ شہ کونین وظیفہ ہو ہمارا
ان کے ہی رہیں جان بھی جائے تو انھیں پر
سرکار سے وہ دائمی رشتہ ہو ہمارا

اب آیئے منبر خطابت پر جلوہ افروز ہونے کے لیے ایک شخصیت کی

بارگاہ میں عریضہ پیش کریں جن کا وجود ظاہری سنتوں سے معمور رہتا ہے۔ جن
کا ایمان افروز بیان سن کر یہ کہنا پڑتا ہے۔۔ کہ

تو ارادے کا ہمالہ ہے عمل کا آبشار
ایسا سورج ہے جسے لگتا نہیں ہرگز گہن
آبروئے علم و فن اے فاتحِ ہندوستاں
ہے بجا تجھ کو یہ کہنا فخرِ دیں فخرِ وطن

میں بڑے ادب و احترام کے ساتھ زہد و تقویٰ کے خوگر، صدق ووفا کے پیکر شمس الخطباء استاذ الاساتذہ حضرت علامہ ---------- صاحب قبلہ کی بارگاہ میں مودبانہ گزارش کروں گا کہ حضرت کرسئ خطابت پر جلوہ افروز ہوں

آیئے آپ حضرات ذرا اپنی بیداری کا ثبوت دیں نعرۂ تکبیر، نعرۂ رسالت، علمائے اہل سنت، مسلک اہل سنت، نعرۂ تکبیر۔

---------------نعت شریف---------------

چرخِ اسلام کے روشن مہ و اختر کی قسم
شانِ صدیقی وفاروقی دلاور کی قسم
گریۂ دیدۂ عثمان کے گوہر کی قسم
عظمتِ شیرِ خدا فاتحِ خیبر کی قسم
پیروئ رہِ ملت ہے حیاتِ ابدی
اسوۂ احمد مرسل ہے نجاتِ ابدی

حضرات محترم! شمس الخطباء کی زبانِ ترجمان سے مدلل و مفصل خطاب اور بصیرت افروز تقریر سننے کے بعد۔۔۔ میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا

بسترِ غفلت سے اٹھ غافل خدا کے واسطے
کر مہیا اٹھ کے کچھ روزِ جزا کے واسطے
حد بھی ہے ہر چیز کی آخر کہاں تک سوئے گا
آج یوں سویا تو کل پھر ہاتھ مل کر روئے گا
جاگنا ہو جاگ لے افلاک کے سائے تلے
حشر تک سونا پڑے گا خاک کے سائے تلے

اب آیئے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے رئیس الشعراء کو آواز دوں جو ہدیۂ نعت کی سوغات لے کر آئیں گے اور انشاء اللہ ہم سب کو عالم تصور میں روضۂ رسول کی زیارت کرائیں گے۔۔۔۔۔۔ میں اصفِ شاہ ہدیٰ بلبل باغ مدینہ جناب ---------- صاحب قبلہ کو آواز دوں گا آپ حضرات سے یہ گزارش کرتے ہوئے کہ

کشتی کا پاسبان فقط ناخدا نہیں
کشتی میں بیٹھنے کا سلیقہ بھی چاہیئے

ادب سے آؤ، ادب سے بیٹھو، ادب کرو، یہ ادب کی جا ہے
یہ ایسی ویسی نہیں ہے محفل یہ بزم میلادِ مصطفیٰ ہے

با ادب پھر ادب کا مقام آرہا ہے
محمد کا پھر ایک غلام آرہا ہے
فدا جن کی آواز پر ہے زمانہ
وہی آج شیریں کلام آرہا ہے

----------تقریر----------

نعت سرکار گنگناتے ہیں
اپنی تقدیر جگمگاتے ہیں
ہم تصور میں جانب طیبہ
روز جاتے ہیں روز آتے ہیں

سرشار امنگیں ہیں جذبات کی محفل ہے
گلہائے محبت کی سوغات کی محفل ہے
ہم گنبدِ خضریٰ پر آج اشک بکھیریں گے
یہ بزم عقیدت ہے یہ نعت کی محفل ہے

رئیس الشعراء بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں گلہائے عقیدت پیش کررہے تھے اور اپنی مسحور و مترنم آواز سے پوری محفل پر اپنی حکمرانی کا سکہ چلا رہے تھے...یوں محسوس ہو رہا تھا.....کہ

بزم تصورات سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفیٰ کی گلی تھی ابھی ابھی
معلوم کر رہے تھے فرشتوں سے جبرئیل
کس کی زبان پہ نعتِ نبی تھی ابھی ابھی

اب آیئے اپنے وجود کو ہمہ تن متوجہ کر کے بیٹھیں کیوں کہ اب آرزوئے دل اس بارگاہ پروقار میں عقیدت مندانہ صدا دے رہی ہے جن کی پرہیزگاری سنتِ مصطفیٰ کا عملی نمونہ پیش کرتی ہے۔ تفسیر و تاریخ کی کتابوں پر جن کی گہری نگاہ رہتی ہے باریک سے باریک اور دقیق سے دقیق مسائل اتنے آسان پیرائے میں بیان کرتے ہیں کہ مجمع پر ایک طلسماتی لہر دوڑ جاتی ہے اور اکتساب

نظریات کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔

میں بڑے ادب کے ساتھ مخزن خیر و برکت، منبع علم و حکمت حضرت علامہ..........صاحب قبلہ سے عرض کروں گا۔

بادشاہ بلاغت چلے آیئے
تاجدار فصاحت چلے آیئے
لے کے گلزار طیبہ کے گل کی مہک
مشکبار خطابت چلے آیئے

آیئے اپنے قائد کا استقبال نعرۂ تکبیر و نعرۂ رسالت سے کریں۔

---------------نعت شریف---------------

ذرے نجوم بن گئے ان کے دیار میں
پایا مقام کوچہ عالی وقار میں

اسلام ہی زمانے پہ چھائے گا ایک دن
سورج چھپا ہوا ہے ابھی کچھ غبار میں

خطیبِ ذیشان اپنے پرزور خطاب سے جہاں قوم و ملت کی فلاح و بہبود اور تعمیر و ترقی کی راہ متعین کر رہے تھے وہیں مجاہدینِ اسلام کی جرأت و ہمت، ان کے پاکیزہ اخلاق و کردار کو تاریخ اسلام کی روشنی میں یوں بیان فرما رہے تھے۔

طارق کبھی موجوں کے قدم لیتے ہیں
خالد کبھی ہاتھوں میں علم لیتے ہیں

ہر دور میں اٹھتے ہیں یزیدی فتنے
ہر دور میں شبیر جنم لیتے ہیں

مٹایا قیصر وکسریٰ کے استبداد کو جس نے
وہ کیا تھا؟ زورِ حیدر، فقرِ بوذر، صدقِ سلمانی
یہی مقصود فطرت ہے، یہی رمزِ مسلمانی
اخوت کی جہانگیری، محبت کی فراوانی

میں اپنے ملک وملت کے نوجوانوں سے اتنا ضرور کہنا چاہوں گا۔۔ کہ

رفتار پر تمہاری رفتار زندگی ہے
تم چل پڑے جدھر بھی چلتا گیا زمانہ

سہل ہوجائے گی رہ دشوار
گامزن ہو قدم بڑھا تو سہی
نور ہی نور ہوگا منزل تک
تو چراغ یقیں جلا تو سہی

اب آیئے باہر سے آئے ہوئے اس مہمان شاعر کو آواز دوں جن کی روح پرور نغمگی فصلِ خزاں میں موسم بہار کا منظر پیش کرتی ہے جن کی نعت گوئی سے عشقِ رسالت کی بادِ بہاری رقص کرنے لگتی ہے جن کی مترنم آواز سے مجمع عام پر کیف وجد کی طلسماتی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے لیکن اس سے پہلے آپ حضرات سے گزارش کروں گا کہ خاموشی کا پہرہ نہ لگایا کریں۔۔۔ کبھی تو آپ بالکل خاموش رہتے ہیں اور کبھی تو ایسے بولیں گے جیسے فائر بریگیڈ کی گھنٹیاں سنائی پڑ رہی ہوں

پلیز ایسا نہ کریں۔۔۔ کیا سوچ رہے ہیں؟۔۔۔ پلیز۔۔۔ بولئے نا۔۔

یہ بزم مے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھالے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے

لہٰذا سبحان اللہ، ماشاء اللہ کہہ لیا کریں اور جب نام محمد ﷺ آئے تو عشقِ نبی میں جھوم کر انگوٹھوں کو لبوں سے چوم کر ﷺ پڑھ لیا کریں کیوں کہ درود نہ پڑھنے والوں کو سرکار دوعالم ﷺ نے بخیل و کنجوس فرمایا ہے اور پڑھنے والوں کو نزولِ رحمت کی خوشخبری سنایا ہے ارشاد فرماتے ہیں:

اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ
(مشکوٰۃ ص: ۸۷)

بخیل ہے وہ (انسان) جس کے پاس میں ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشرا (مشکوٰۃ ص ۸۶)

جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے پروردگار عالم اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ مَلٰئِکَۃَ اللّٰہِ سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیْ السَّلَامَ (مشکوٰۃ ص ۸۶)

بے شک اللہ کے کچھ فرشتے روئے زمین پر گشت لگاتے ہیں اور میری امت

کے (بھیجے ہوئے) سلام کو مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

جوشئ تری نگاہ سے گزرے درود پڑھ
ہر جزء وکل ہے مظہرِ انوارِ مصطفیٰ

ہر درد کی دوا ہے صل علیٰ محمد
تعویذ ہر بلا ہے صل علیٰ محمد (ﷺ)

لہذا درودوسلام ہمیشہ وِردِ زبان رکھیں اور یوں پڑھا کریں۔

اے شہنشاہِ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینتِ عرشِ معلیٰ الصلوٰۃ والسلام

سنیو پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

میں وہ سنی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی پڑھے گا الصلوٰۃ والسلام

اب میں شہنشاہ ترنم عندلیبِ چمنِ رسالت جناب۔۔۔۔ صاحب سے عرض کروں گا۔

سونے والوں کو جگا دے شعر کے اعجاز سے
خرمنِ باطل جلادے شعلۂ آواز سے

وہ نغمۂ بلبل ذرا ایک بار ہو جائے
کلی کی آنکھ کھل جائے چمن بیدار ہو جائے

------------نعت شریف------------

بیاں کیسے ہو الفاظ میں صفات ان کی
نزول وحیِ الٰہی ہے بات بات ان کی
انھیں کے دم سے منور ہے بزمِ کون ومکاں
زمیں سے تا بہ فلک ساری کائنات ان کی

شاعر خوش الحان نے اپنی دلکش ومترنم آواز سے اس تاریخ ساز کانفرنس کو چمن زار بنادیا ہے اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ کی بارگاہ پر وقار میں اپنی عقیدتوں کا نذرانہ غالباً اس امید پر پیش کیا ہے۔۔۔۔کہ

گر قبول افتد زہے عز وشرف

ورنہ وہ بارگاہ تو ایسی بارگاہ ہے جہاں حضرت جنید بغدادی اور حضرت بایزید بسطامی جیسے مردانِ حق بھی اپنی سانس روک کر آتے ہیں۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید وبایزید ایں جا

اے پائے نظر ہوش میں آ کوئے نبی ہے
آنکھوں کے بل چلنا بھی یہاں بے ادبی ہے

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

حضرت علامہ جامی علیہ الرحمہ جیسے مقدس بزرگ نے بھی اپنی عاجزی کا اظہار یوں کیا ہے۔

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبی ست

یا حبیب اللہ ہزار مرتبہ بھی منہ کو مشک و عنبر سے دھولوں پھر بھی آپ کے نام نامی اسم گرامی کو کمال ادب کے ساتھ نہیں لے سکتا کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔ کہ

ساری دنیا کے درختوں کا قلم ہو جائے
اور جتنا بھی سمندر ہے سیاہی ہو جائے
پھر بھی ممکن نہیں تو صیفِ رسولِ اکرم
چاہے مصروف عمل ساری خدائی ہوجاے

اب آیئے ممبر خطابت پر جلوہ افروز ہونے کے لیے میں ایک ایسی شخصیت کو آواز دوں جن کی گفتگو میں شیروں کی گھن گرج ہے تو خطیبانہ جوہر بھی، جن کی خطابت میں اگر مذہبی تعلیمات کو پھیلانے کا جذبہ ہے تو خدمتِ خلق کے لیے یہ نظریہ بھی۔۔ کہ

مجھ کو اس سے کیا غرض صبح ہے یا شام ہے
خدمت اہل چمن ہر وقت میرا کام ہے

میں مقرر شعلہ بیان فاضل نوجوان حضرت مولانا......صاحب سے عرض کروں گا۔

مقرر ضو فشاں چلے آؤ
خطیب ذیشاں چلے آؤ
علم وادب کے کہکشاں چلے آؤ
مدھم مدھم کشاں کشاں چلے آؤ

آیئے حضرت کا استقبال نعرۂ تکبیر و نعرۂ رسالت سے کریں۔

نعت شریف

غلط روی سے منازل کا بعد بڑھتا ہے
مسافرو روشِ کارواں بدل ڈالو
جگا جگا کے تمھیں تھک چکے ہیں ہنگامے
نشاطِ لذتِ خواب گراں بدل ڈالو
سفینہ جاکے کنارے پہ لگ تو سکتا ہے
ہوا کے رخ پہ چلو بادباں بدل ڈالو

ہوش پر چھایا ہوا ہے جامِ صہبا کا خمار
ہو رہا ہے دامنِ انسانیت کیا تار تار
اں کو انپڑھ باپ کو جاہل کا ملتا ہے خطاب
یکھتے ہیں جب انھیں آمادۂ کارِ ثواب
کالجوں کے واسطے لکھوائیں چندہ دس ہزار
سن نہیں سکتے مگر بوسیدہ مسجد کی پکار

بلاشبہ آج کل کے حالات کچھ ایسے ہی ہیں باوجود اس کے میں کہوں گا۔ کہ

ہ ہو ناامید، ناامیدی زوال علم و عرفاں ہے
ید مردِ مومن ہے خدا کے راز دانوں میں
عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر
توشاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

رب ذوالجلال ہم سب کو شریعت اسلام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

اب آیئے نعت نبی ﷺ کی طرف رخ کیا جائے کیوں کہ نعتِ رسول ایک ایسا وظیفۂ حیات ہے جس سے روح کو تازگی اور ایمان کو چاشنی ملتی ہے۔بندۂ مومن یہی دعا کرتا ہے

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صل علیٰ کہتے کہتے

سرکار اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تری گلی سے جائے کیوں
یاد حضور کی قسم غفلتِ عیش ہے ستم
خوب ہیں قید غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں
جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

میں واصف شاہ ابرار جناب۔۔۔۔۔۔۔۔صاحب سے عرض کروں گا

رونق بڑھے گی بزم میں نعتِ رسول سے
بزمِ نبی میں نعتِ نبی گنگنایئے

یہ انداز سخن گوئی تمہارا ہم نہ بھولیں گے
زمانے تک ادائے نعت خوانی یاد آئیگی

نذرانۂ خلوص ہمارا قبول ہو
دامن میں سب کے گلشن طیبہ کا پھول ہو
دربار عشق ہم نے سجایا ہے اے قمر
سرکار دیکھ جائیں تو محنت وصول ہو

بلبل باغ رسالت نے اپنی مترنم آواز سے ہم سب کے دلوں میں عشقِ رسالت کا چراغ روشن کردیاہے۔اور حقیقت بھی یہی ہے کہ

سرکار سے وابستہ جو انسان نہیں ہے
وہ لاکھ پڑھے کلمہ مسلمان نہیں ہے
جس دل میں نہیں عشقِ شہنشاہِ مدینہ
مردہ ہے وہ دل اس میں کوئی جان نہیں ہے

اب آیئے ایک ایسے بے باک اور نڈر خطیب کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا جائے جو قرآن و حدیث کی ترویج واشاعت اور دینِ حق کے فروغ واستحکام کے لیے ہمیشہ سرگرم عمل رہتے ہیں' اپنی عرفانی وحقانی تقریر سے خوابیدہ قوم کو بیدار کر کے ان میں تعمیری انقلاب پیدا کر دینے کی دل میں سچی تڑپ رکھتے ہیں۔ حضرات محترم! موصوف صرف عوامی خطیب ہی نہیں بلکہ ایک عظیم دینی درسگاہ کے مایۂ ناز استاذ بھی ہیں جو اپنی بھر پور صلاحیت وتربیت

سے امتِ مسلمہ کے نونہالوں میں آفاقی قوتِ پرواز عطا کرتے ہیں اور دیکھنے والوں کو یہ پیغام دیتے ہیں۔

یہ مہر تاباں سے کوئی کہہ دے وہ اپنی کرنوں کو چن کے رکھ لے
میں اپنے صحرا کے ذرے ذرے کو خود چمکنا سکھا رہا ہوں

میں بڑے ادب کے ساتھ منبعِ فضل وکمال، حضرت مولانا۔۔۔۔۔۔ صاحب قبلہ سے عرض کروں گا۔

آپ گل ہیں، مہک ہیں، شفق ہیں، چمک ہیں
ان لفظوں میں پوشیدہ ہے تصویر آپ کی

آیئے اپنے قائدو رہنما کا استقبال نعرۂ تکبیر و نعرۂ رسالت سے کریں۔

۔۔۔۔۔۔نعت شریف۔۔۔۔۔۔

ان کی تقریر میں ہر سمت اجالا دیکھا
ان کی رفعت کو ثریا سے بھی بالا دیکھا

سبحان اللہ سبحان اللہ خطیبِ باوقار اپنی شاندار خطابت سے مدارسِ عربیہ کی ضرورت اور مذہبی تعلیمات کی فضیلت پر بھرپور روشنی ڈال رہے تھے جسے سن کر سامعین کرام اپنے قلب میں یہ عہد و پیمان باندھ رہے تھے۔

ہم اپنا مال و زر نذرِ تمنا کر کے چھوڑیں گے
تمام اغیار کو محوِ تماشا کر کے چھوڑیں گے
جہاں میں حسن عالمگیر برپا کر کے چھوڑیں گے
تمہیں ہم قیس کے مانند شیدا کر کے چھوڑیں گے

ہم اپنے جامعہ کو رشکِ لیلیٰ کر کے چھوڑیں گے

۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔

چراغِ علمِ نبی ہر طرف جلائیں گے
جہاں سے کفر کی تاریکیاں مٹائیں گے

جناں میں دھوم مچی ہے کہ چند دیوانے
رسولِ پاک کا گلشن نیا سجائیں گے

ہمارا ہاتھ ہے خالی حضور بھر دیجئے
کرم ہوا تو عمارت نئی بنائیں گے

اب آیئے نعت سرور کونین ﷺ کی طرف رخ کیا جاے، کیوں۔۔۔ کہ

ماہر یہی گھڑی ہے معراجِ زندگی کی
اتنے حسین نظارے ملتے نہیں دوبارہ

میں بلا تمہید اسی جانی پہچانی شخصیت شاعر اہل سنت جناب۔۔۔۔ صاحب سے گزارش کروں گا۔

بھیڑ پروانوں کی ہے اسٹیج کے بالکل قریب
عاشق فخر رسولاں آیئے آجایئے

آپ کی آمد سے ہے پورا علاقہ مشکبار
گل فشاں و گل بداماں آیئے آجایئے

واصفِ شاہِ ہدیٰ سننے کو دل ہے بے قرار
مصطفیٰ کے مدح خواں آیئے آجایئے

آیئے موصوف کا استقبال نعرۂ تکبیر و نعرۂ رسالت سے کریں۔

..........تقریر..........

سننے والوں کی تو قیر تو دیکھئے
جامِ وحدت کی تاثیر تو دیکھئے

شاعرِ اہلِ سنت کی آواز سے
پورے مجمع پر ایک وجد سا آگیا

کہیں غنچے درودوں کے کہیں ہے نعت کی ڈالی
چمن مہکا ہوا ہے ہر طرف میری عقیدت کا

اب آیئے نظم سے نثر کی طرف چلا جائے لیکن اس سے پہلے میں جانے والے حضرات سے عرض کروں گا

جہاں ذکر حبیب ہوتا ہے
خود خدا بھی قریب ہوتا ہے
ان کی محفل میں بیٹھنے والا
آدمی خوش نصیب ہوتا ہے

اٹھو جلدی کرو اے محلّہ والو
یہی موقع ہے قسمت آزمالو
آؤ آؤ اس بزمِ نبی میں آکر
نگاہوں میں خدا کا نور بھر لو

-----------اور-----------

یہ محفلِ رسول ہے آنکھوں سے چل کے۔۔۔آ۔۔۔آ۔۔۔ جلدی۔آ۔

یہ محفلِ رسول ہے آنکھوں سے چل کے آ
وہ آئیں گے مدینے سے تو گھر سے چل کے آ

حضرات محترم! اب میں ایک ایسے خطیب باکمال کی بارگاہ میں عریضہ پیش کر رہا ہوں جو ظلمت کدہ دل میں خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ کا چراغ روشن کردیتے ہیں اور مردہ جسم میں ایمان و یقین کی روح پھونک دیتے ہیں اگر آیاتِ قرآن کی تفسیر کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو حقائق و معارف کے جواہر لٹاتے ہیں اور اگر احادیثِ نبوی کی شرح و وضاحت پر مائل ہوتے ہیں تو مسائل علم و عرفان حل ہوتے نظر آتے ہیں کسی نے خوب کہا ہے۔

مزہ برسات کا چاہو تو ان آنکھوں میں آبیٹھو
سیاہی ہے، سفیدی ہے، شفق ہے، ابرباراں ہے

میں بڑے ادب کے ساتھ علم و فضل کے ماہ درخشاں، علوم شریعت کے نیر تاباں مجاہدِ قلم وبیاں حضرت مولانا۔۔۔صاحب قبلہ سے گزارش کروں گا۔

لبوں کو کھول دو گل کی شگفتگی کے لیے
ترس رہا ہے گلستاں بس ایک ہنسی کے لیے

آیئے حضرت کا استقبال نعروں کی گونج میں کرلیا جائے۔۔۔۔اس لیے کہ

کفر کی دھرتی ہلے گی نعرۂ تکبیر سے
شرک کی کھیتی جلے گی نعرۂ تکبیر سے
نعرۂ تکبیر کا نعرہ لگاؤ دوستو
ہر کلی کھلتی رہے گی نعرۂ تکبیر سے

کسی کو زمانے کی دولت ملی ہے
کسی کو جہاں کی حکومت ملی ہے
میں اپنے مقدر پہ قربان جاؤں
مجھے غوثِ اعظم کی نسبت ملی ہے

رفیقان گرامی!

خطیبِ ملت اپنی پر مغز خطاب میں اولیائے کرام کی روحانیت اور ان کے تصرفات کو قرآن وحدیث اور اقوالِ سلفِ صالحین کی روشنی میں واضح فرمارہے تھے۔

بلاشبہہ اولیائے ہندوپاک نے اپنے پاکیزہ وجود سے ہر خطے کو سرچشمہ ہدایت سے سیراب کیا ہے اور ان کا فیضان آج بھی جاری ہے روکنے والے جانے والوں کو روک رہے ہیں مزاراتِ اولیا پر حاضری کو شرک بتارہے ہیں مگر جانے والے تصورِ جاناں میں اس طرح کھوئے ہوئے ہیں کہ رکاوٹوں کو نظر میں نہیں لاتے۔

ہوائیں مخالف فضائیں مکدر
چلے جا رہے ہیں مگر جانے والے

دیکھا یہی جارہا ہے کہ سیلِ رواں کی طرح بلا تفریق مذہب وملت لوگ قدموسی کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور گوہر مراد پاکر یہ کہتے ہوئے واپس ہوتے ہیں... کہ

ترے میکدے میں کمی ہے کیا
جو کمی ہے ذوقِ طلب میں ہے
جو ہوں پینے والے تو آج بھی
وہی بادہ ہے وہی جام ہے

فقیروں سے نہ الجھو ان کی دنیا ہی نرالی ہے
یہ گدڑی میں تو رہتے ہیں مگر گوہر لٹاتے ہیں

اسی سلسلۂ طلب وعطا کو دیکھ کر فرنگی دورِ حکومت کا ایک انگریز سیاح جب ہندوستان کے عجائبات دیکھ کر اپنے وطن واپس لوٹا تو اس کے احباب نے پوچھا کہ ہندوستان کی سب سے انوکھی چیز کیا ہے؟ سب سے حیرت انگیز منظر کیا دیکھا؟

سیاح نے برجستہ کہا: میں نے آگرہ کا قلعہ دیکھا اور تاج محل بھی، دلی کا لال قلعہ بھی دیکھا اور جامع مسجد بھی، ہری دوار بھی دیکھا اور سومناتھ مندر بھی، گوتم بدھ کا استھان بھی دیکھا اور سلطان الاولیاء خواجہ خواجگان کا مزار پر انوار بھی لیکن سب سے زیادہ حیرت انگیز منظر مجھے اجمیر ہی میں نظر آیا کہ ایک مردہ لاکھوں زندوں پر حکومت کر رہا ہے جہاں حاضرین یہی کہتے نظر آتے ہیں۔

اجمیری سرکار یہ میرے خواجہ ہی کچھ ایسے ہیں
سب کے دل پر کریں حکومت راجہ ہی کچھ ایسے ہیں
ہندو مسلم، سکھ عیسائی، سب ہی در پہ آتے ہیں
سب کی جھولی بھرتے ہیں یہ، داتا ہی کچھ ایسے ہیں

میں نے وہاں بغور مشاہدہ کیا خوب دیکھا تو میں نے یہی محسوس کیا کہ حاکم نظر نہیں آتا مگر محکوم حاضر ہیں آقا نظر نہیں آتا مگر غلام حاضر ہیں راعی نظر نہیں آتا مگر رعایا حاضر ہیں اور یوں آس لگائے بیٹھے ہیں گویا انھیں کوئی مژدہ سنارہا ہے

نہ گھبرا اے کلیم غمزدہ بس ایک دو دم میں
درِ محبوب کے چلمن میں جنبش ہونیوالی ہے

اب آیئے روح پرور نعت پیش کرنے کے لیے بلبل خوش نوا عندلیبِ چمن رسالت شاعر اہل سنت جناب۔۔۔۔۔۔۔ قبلہ سے عرض کیا جائے۔۔۔ کہ

کیوں نہ ان کی نعت سے ہم قلب کو روشن کریں
یہ ہے* علاجِ دردِ عصیاں آیئے آجایئے

سن کے تم سے نعتِ سرور مجمع والے کہہ پڑے
عاشق بدرالدجی آیئے آجایئے

عاشقِ خیر الوریٰ ممبر ہے اب سونا پڑا
واصفِ شاہِ ہدیٰ آیئے آجایئے

۔۔۔۔۔۔۔۔تقریر۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کس نے سازِ دل پر نغمۂ نعتِ نبی چھیڑا
صدائے مرحبا آنے لگی محراب و ممبر سے

سبحان اللہ، سبحان اللہ، واصفِ شہِ ابرار نے عشق و عرفان سے بھرپور نعت پاک سنا کر اس جشن عید میلاد النبی ﷺ کو رشک فردوس بنادیا ہے فنی اعتبار سے آپ کے اشعار کا کیا مقام ہے یہ تو اہل نظر ہی بتا سکتے ہیں البتہ میرے نزدیک "ازدل خیزد بردل ریزد" کے مصداق نظر آرہے تھے

کیابات ہے کیسی محفل ہے کیوں جشن منایا جاتا ہے
اس بزم منور کا جلوہ رگ رگ میں سمایا جاتا ہے
قسمت سے جگہ ملتی ہے یہاں یہ ذکرِ نبی کی محفل ہے
اس بزمِ منور سے راہی شیطان بھگایا جاتا ہے

اب آیئے ایک ایسے واعظ خوش الحان کی بارگاہ میں عریضہ پیش کیا جائے جو خدا اور رسول کے ذکر سے آپ کے مشام جان کو معطر کردیں گے جس کے الفاظ سے یاد مدینہ کی تڑپ جاگ اٹھے جن کے ناصحانہ کلام کو سن کر عمل کر لینے کے بعد انسان کی دنیا وآخرت سنور جائے۔۔۔ وہ خطیب باکمال حضرت علامہ مولانا ۔۔۔۔۔۔صاحب قبلہ کی ذات ہے میں موصوف سے گزارش کروں گا۔

منتظر چشم بھی ہے، قلب بھی ہے، جان بھی ہے
آپ کے آنے کی حسرت بھی ارمان بھی ہے

آیئے حضرت کا استقبال نعرۂ تکبیر و نعرۂ رسالت سے کرلیں۔

۔۔۔۔۔۔۔۔نعت شریف۔۔۔۔۔۔۔۔

ویران مسجدیں ہیں سونی ہیں خانقاہیں
درسِ عمل سے خالی خالی یہ درسگاہیں
پہچان اب ہماری ملتی نہیں کہیں سے
اے میرے گمشدہ دل آواز دے کہیں سے
دنیا میں تھا ہمارا کتنا مقام اعلیٰ
اشفاق یاد کرنا اسلاف کا زمانہ
بدر وحنین وخندق خیبر کی سرزمیں سے
اے مرے گمشدہ دل آواز دے کہیں سے

اب آیئے واعظ شیریں بیان کی اصلاحی تقریر کے بعد نعتِ سرور کونین پیش کرنے کے لیے کسی شاعرِ خوش آواز کو دعوت سخن دیا جائے۔۔۔۔۔۔ اس لیے کہ

بلبل سے بہر حال نشیمن نہ چھٹے گا
برق تپاں کے خوف سے گلشن نہ چھٹے گا

ماحول گرچہ اپنے موافق بھی نہیں ہے
سرکار مگر آپ کا دامن نہ چھٹے گا

میں بلبلِ مدینہ جناب..... صاحب سے گزارش کروں گا۔

فلک سے چاند اترے گا ستارے مسکرائیں گے
اگر مائک پہ مداحِ نبی تشریف لائیں گے

آجایئے کہ آپ کو ترسے ہے اب نگاہ
دیکھا نہیں ہے ہم نے بہت دیر سے حضور

------------تقریر------------

عطر وگلاب رنگ وگلستاں بھی مات ہے
کتنی حسین آج یہ جلسے کی رات ہے

بزم رسول پاک کے دامن سے دوستو
وابستہ بالیقین ہماری نجات ہے

محترم سامعین کرام! یہ ہم سب کی خوش نصیبی ہے کہ آج اس عظیم الشان اجلاس اور تاریخ ساز کانفرنس میں ملت اسلامیہ کے ان مشائخ عظام اور علمائے کرام کی زیارت سے مشرف ہونے کا موقع ملا ہے جن کے رخِ تاباں سے روح کو بالیدگی اور ایمان کو تازگی ملا کرتی ہے۔ ایسی مقتدر شخصیتوں کے سلسلے میں کیا لب کشائی کی جاسکتی ہے، اتنا ضرور کہوں گا۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کو ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

لہٰذا دلجمعی کے ساتھ بیٹھے رہیں اور زندہ دلی کا ماحول قائم رکھیں ورنہ نہیں یہ شکوہ ہوگا

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے کوئی رہروِ منزل ہی نہیں

اب ذہن کو حاضر کرکے بیٹھیں کیوں کہ اب میں اس تاریخ ساز کانفرنس کی اس آخری کڑی کی بارگاہ میں عریضہ پیش کرنے جارہا ہوں۔ جن کی حیات عجز و انکساری، تواضع وخاکساری، اور ایثار و قربانی کا مجسمہ نظر آتی ہے جن کی رگوں میں محبت رسول خون بن کر دوڑتی ہے اور دل کی دھڑکن بن کر تڑپتی ہے جن کی گفتگو حجتِ قاطعہ سے بھرپور اور حدیث معتبر سے ماخوذ ہوتی ہے جن کی خطابت سے جہالت کی تاریکیاں صاف ہوکر علم وحکمت کی صبح جانفزا نمودار ہوجاتی ہے۔

علم کا دریا پیار کا ساغر ناز کرے ان پر اخلاق
پیکرِ شفقت، بحرِ محبت، فیض مجسم زندہ باد

میں انتہائی ادب واحترام کے ساتھ مرکز عقیدت، آبروئے سنیت پیر طریقت، حضرت علامہ-------- صاحب قبلہ کی بارگاہ پر وقار میں مؤدبانہ درخواست کروں گا کہ اپنے نصیحت آمیز کلمات وخطاب سے ہم سامعین کے قلوب کو منور و مجلّٰی فرمائیں۔

نعرۂ تکبیر، نعرۂ رسالت، پیر طریقت، نعرۂ تکبیر۔

النقابة باللغة العربية

ايها الاخوة الحاضرون! السلام عليكم و رحمة الله وبركاته

الحمد لله رب العالمين و العاقبة للمتقين و الصلوٰة والسلام علیٰ رسوله محمد و آله وصحبه اجمعين.

اماّ بعد! فاعلموا أيها الاخوة الحاضرون أنّ هذه الحفلة المباركة التى نحن فيها حاضرون و مشاركون حفلة دينية إصلاحية يشترك فيها نخبة من المشائخ و العلماء و الخطباء و الشعراء حفظهم الله تعالیٰ.

فينبغى لنا أن نبتدئ الحفلة بتلاوة آيات من القرآن الكريم فلتنفيذ هٰذاالعمل المبارك ندعو الأخ الكريم..... فليتفضل و ليبتدئ الحفلة بتلاوة آيات قرآنية .

....

سبحان الله والحمدلله! ماأحسن هٰذه الطريقة التى سلك عليها الأخ... فى أداء مسئولية تلاوة القرآن..

و بعد ذلك ندعو الأخ الكريم....... لإنشاد أبيات من ثناء الله تعالى و حمده و من المديح النبوى فليتفضل..

....

سبحان الله! ما أجمل هٰذه الأبيات التى أنشدها الأخ الكريم .... بصوت حُلو جذّاب

إخوتى فى الدين! ....نريدأن نبدّل طعمكم بافتتاح باب الخطابة العربية فلذلك ندعو الأخ الكريم..... فليتفضل و ليُلْقِ كلمتَه العربية على أىِّ عنوان من العناوين الملائمة

....

أيها المسلمون! فى الختام ينبغى لنا أن نؤدّى ضريبةالصلوٰة والسلام فى حضرة النبى الكريم عليه أفضل الصلوٰة و التسليم قائمين إجلالاً و تعظيماً.

....

ألآن نلتمس من سماحة الشيخ العلامه...... أن يدعولنا نحن المسلمين المساهمين فى هٰذه الحفلة.

و فى الأخير نشكر جميع المساهمين و الحاضرين ونعلن بإنتهاء الحفلة.

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته

THE METHOD OF ANNOUNCING

IN ENGLISH

My dear Islamic younger brothers and respected elders and esteemed islamic learneds Assalamu Alaikum.

We are assembled here to hear and make hear the orders of Allah through the holy Quran and the orders of the prophet of islam through the hadith.

My brothers of islam as all of you know where there orders of Allah and His Rasool are mentioned the angels shows the blessings of Allah upon listeners and make listeners.

Now I am giong to invite first of all to Qauri ——to recite the holy Quran.

God may bless you.

Now, I shall give pain to MR........to come to micke to recite the holy Naath.

God may bless you
Here there are several respectable learneds of Islam are present on the stage.

I shall request your honour Hazrat Maulana———— Kindly come to the micke and preach and give sermon from the holy Quran and the holly Hadith.

God may bless you and reward for your this service (Aamin.)

Now, all of you stand up respectfully offer Salato Salaam upon the holy prophet of Islam Hazrat Muhammed Mustafa Sallallahu-Alaihi-Wasallam.

Now, most humbly I request your honour Hazarat Allama———— Please, come for Dua.

Checked by honourable

Aftab Ahmad Khan

Head of the department of English

ALJAMIATUL-ASHRAFIA

Mubarakpur, Azamgarh.U.P.

माननीय सभापति व सभा में उपस्थित आदर्णीय श्रोतागण
अस्सलामो अलैकुम

प्रिय बन्धुओं हमारा सब से बहूमुल्य समय वही है। जो अल्लाह और उसके रसूल की याद में व्यतित हो जाए।

सर्वप्रथम मैं उन तमाम युवाओं को धन्यवाद देता हूँ जिन लोगों ने इस धार्मिक समारोह का आयोजन कर के अल्लाह और उस के रसूल के उपदेशों को सुनने और सुनाने का अवसर परदान किया है।और उन लागों का जो विभिन्न स्थानों से आकर सभा में सम्मिलित हुए इस के लिए हम आप के आभारी हैं तथा उन के भी जिन लागों ने इस शुभ कार्य में अपना योगदान किया।

प्रिय बंधुओं पैगम्बरे आज़म का जन्म दिवस मनाना जलसा व जुलूस के रुप में उन के पवित्र चरित्र को वर्णन करना अवश्य हमारे लिए लाभ दायक है एंव मुक्ति का साधन है।

हम सब के लिए यह गर्व कि बात है कि आज हम एक ऐसे पवित्र सभा में उपस्थित हुए हैं। जिसमें अल्लाह के आदर्णीय फरिश्ते सम्मिलत होते हैं। हम अल्लाह से प्रार्थना करते हैं कि वह हम सब की उपस्थितियों को स्वीकार करे एंव आज के इस लाभदायक पवित्र सभा को मुक्ति का साधन बनाए। आमीन

अब मैं इस पवित्र सभा का शुभ आरम्भ करने के लिए माननीय कारी.............महोदय से निवेदन करुँगा कि वह अपनी मधुर आवाज़ से कुर्आन के पठन से सभा का शुभ आरम्भ करें।

कारी महोदय की मधुर आवाज़ सें सभा में शांति का वातावरण उत्पन्न हो गया है।

अब मैं अपने विचार धारा को उस प्रसिद्ध नातिया कवि की ओर आकर्षित करना चाहता हूँ जो विभिन्न भाषाओं में नाते

रसूल कहा करते हैं। जिन की मधुर आवाज में कोयल की कुक है। बुल्बुल की चहक है। फूलों की महक है। मैं उस महा कवि श्री............ महोदय के सेवा में अनुरोध करुँगा कि माइक पर आने का कष्ट करें।

....

सुब्हानअल्लाह...सुब्हानअल्लाह कवि महोदय ने अपनी मधुर आवाज से पूरे वातावरण को पर्फुल्लित कर दिया।

प्यारे बंधुओं अब मैं एक ऐसे वक्ता के सेवा में निवेदन करुंगा जो कुर्आन एंव हदीस और इतिहास के माध्यम से वकतब्य दिया करते हैं। श्रीमान एक ऐसे अच्छे लेखक भी हैं जो विभिन्न स्थानों से प्रकाशित होने वाली पत्रीकाओं में अपनी स्वच्छ विचार धारायें एंव स्पष्ट विचार से लोगों को उचित कार्य करने का उत्साह जाग्रत करते हैं। मैं सआदर हज़रत मौलाना........... महोदय से निवेदन करुंगा कि माइक पर आने का कष्ट करें।

तथा अपने स्वाभविक विचारों से श्रोतागण के दिलों को उज्जवल करें।